احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 26 مارچ 2003ء

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 26 مارچ 2003ء 22 محرم 1424 ہجری 26 امان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 66

عفو و کرم کی بارش

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ کے بعد اہل مکہ پر قحط کا عذاب آیا۔ اور وہ مردار اور ہڈیاں کھانے لگے۔ ابوسفیان نے مدینہ آ کر رسول اللہؐ سے دعا کی درخواست کی۔ حضورؐ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور بارشوں سے قحط دور ہو گیا۔ اس قحط کے دوران حضورؐ نے 500 دینار بھی اہل مکہ کی امداد کیلئے بھجوائے۔

(بخاری کتاب التفسیر۔سورۃ الدخان حدیث نمبر 4447 المبسوط للسرخسی جلد 10 ص 92)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود کے چچازاد بھائی مرزا امام دین صاحب اور مرزا نظام دین صاحب دونوں اپنی بے دینی اور دنیاداری کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کے سخت ترین مخالف تھے بلکہ حقیقتاً وہ (دین) کے دشمن تھے ایک دفعہ انہوں نے محض حضرت مسیح موعود کی ایذا رسانی کے لئے حضور کے گھر کے قریب والی (بیت الذکر) مبارک کے رستہ میں دیوار کھینچ دی اور (بیت الذکر) میں آنے جانے والے نمازیوں اور حضرت مسیح موعود کے ملاقاتیوں کا رستہ بند کر دیا جس کی وجہ سے حضور کو اور قادیان کی قلیل سی جماعت احمدیہ کو سخت مصیبت کا سامنا ہوا اور وہ گویا قید کے بغیر ہی قید ہو کر رہ گئے۔ لاچار اس مصیبت کو دور کرنے کے لئے وکلاء کے مشورہ سے قانونی چارہ جوئی کرنی پڑی اور ایک لمبے عرصہ تک یہ تکلیف دہ مقدمہ چلتا رہا اور بالآخر خدائی بشارت کے مطابق حضرت مسیح موعود کو فتح ہوئی اور یہ دیوار گرائی گئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود کے وکیل نے حضور سے اجازت لینے بلکہ اطلاع تک دینے کے بغیر مرزا امام دین صاحب اور مرزا نظام دین صاحب کے خلاف خرچہ کی ڈگری حاصل کر کے قرقی کا حکم جاری کرا لیا۔ اس پر مرزا صاحبان نے جن کے پاس اس وقت اس قرقی کی بے باقی کے لئے پورا روپیہ نہیں تھا حضرت مسیح موعود کو بڑی لجاجت کا خط لکھا اور یہاں تک کہلا بھیجا کہ بھائی ہو کر اس قرقی کے ذریعہ ہمیں کیوں ذلیل کرنے لگے ہو؟ حضرت مسیح موعود کو ان حالات کا علم ہوا تو آپ اپنے وکیل پر سخت خفا ہوئے کہ میری اجازت کے بغیر خرچہ کی ڈگری کیوں کرائی گئی ہے؟ اسے فوراً واپس لو۔ اور دوسری طرف مرزا صاحبان کو جواب بھجوایا کہ آپ بالکل مطمئن رہیں کوئی قرقی نہیں ہو گی۔ یہ ساری کارروائی میرے علم کے بغیر ہوئی ہے۔ (سیرۃ طیبہ ص 59)

نمایاں کامیابی

مکرمہ فرحین سید بنت ارشد احمد صاحب (نواسہ حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب) آف راولپنڈی نے بیچلر آف فائن آرٹس گرافک ڈیزائننگ میں پنجاب یونیورسٹی آف لاہور سے 1827/2600 نمبر لے کر اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ طالبہ قبل ازیں میٹرک اور انٹر میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کر چکی ہیں۔ طالبہ مکرم مختار احمد ہاشمی صاحب مرحوم آف ربوہ کی نواسی اور سید احمد شاہ صاحب مرحوم سابق مربی مغربی افریقہ کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو سلسلہ اور خاندان کیلئے باعث عزت و برکت فرمائے اور آئندہ بھی اپنے فضل کے ساتھ ایسی کامرانیوں سے نوازتا رہے۔

ہومیوپیتھک علمی نشست

4۔ اپریل 2003ء نماز جمعہ کے معاً بعد احمدیہ ہومیو پیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن پاکستان کے زیر اہتمام ایک علمی نشست بعنوان "گردوں کا فیل ہونا بوجہ ہائی بی پی' شوگر" نصرت جہاں انٹر کالج ہال ربوہ میں ہو گی۔ جس میں مکرم ڈاکٹر ضیاء اللہ سیال صاحب کا لیکچر ہوگا۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹرز' لیڈی ڈاکٹرز اور علمی ذوق رکھنے والوں سے شمولیت کی درخواست ہے۔ (صدر ایسوسی ایشن)

عطایا برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے دینی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطایا بمد گندم کھاتہ نمبر 4550/3-135 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین جلسہ سالانہ ربوہ)

تاریخ احمدیت
منزل بہ منزل
دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1978ء ①

23 جنوری صدر جمہوریہ لائبیریا ڈاکٹر ڈبلیو آر ٹالبرٹ کو قرآن کریم کا تحفہ دیا گیا۔

25 جنوری روکوپر سیرالیون میں سرکٹ کانفرنس منعقد ہوئی۔

23 فروری مولوی امام الدین صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی وفات بعمر 65 سال۔

8,7 مارچ جامعہ احمدیہ ربوہ میں سیمینار بعنوان انڈونیشیا۔

10 تا 12 مارچ سیرالیون کا 28واں سالانہ جلسہ۔

23 مارچ نصرت جہاں سیکنڈری سکول گیمبیا کی تقریب تقسیم اسناد میں صدر مملکت داؤدا جوارا کی تشریف آوری۔

23 تا 27 مارچ برطانیہ میں پہلا یوتھ کیمپ لگایا گیا۔

24 تا 26 مارچ گیمبیا میں جماعت کا چوتھا جلسہ سالانہ۔

31 مارچ تا 2 اپریل جماعت کی 59ویں مجلس مشاورت۔

3,2 اپریل چنتہ کنٹہ بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

9,8 اپریل حیدر آباد دکن بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

16,15 اپریل کلکتہ بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

17,16 اپریل سری لنکا کا جلسہ سالانہ۔

21 تا 27 اپریل جماعت نے ہفتہ قرآن مجید منایا۔

اپریل اسیام غانا میں احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح۔

7,6 مئی کاسرگوڑ بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

8 مئی تا 11 اکتوبر حضور کا دورہ یورپ

8 مئی حضور کی ربوہ سے روانگی اور لاہور آمد

9 مئی حضور کی لاہور سے کراچی آمد۔

10 مئی حضور کی کراچی سے جرمنی کے لئے روانگی۔

11 مئی حضور کی فرینکفرٹ جرمنی آمد۔

12 تا 26 مئی خدام الاحمدیہ کی 24ویں سالانہ تربیتی کلاس۔

20 مئی حضور کی فرینکفرٹ سے روانگی اور زیورک سوئٹزرلینڈ میں آمد۔

22 مئی حضرت مرزا برکت علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات بعمر 91 سال (بیعت 1900ء)

25 مئی حضور کی جرمنی آمد۔

26 مئی شگبیما سیرالیون میں سرکٹ کانفرنس۔

26 تا 28 مئی امریکہ کا 31واں جلسہ سالانہ۔

28 مئی حضور کی فرینکفرٹ سے ایمسٹرڈم ہالینڈ کو روانگی اور پھر ہیگ میں آمد۔

مسز امتیاز بٹ صاحبہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ ہالینڈ

دعوۃ الی اللہ کے لئے لجنہ ہالینڈ کی قابل تقلید مساعی

مکرم امیر صاحب ہالینڈ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کی تمام لائبریریوں کے ایڈریس اور ٹیلی فون نمبرز کی لسٹ فون بک سے تیار کی اور پھر جن شہروں میں جماعت موجود ہے اور ان کے اردگرد کے علاقہ جات کی فہرستیں صدران کو مہیا کی گئیں تا کہ وہ لوکل سیکرٹریان دعوت الی اللہ کی مدد سے ان لائبریریوں میں سلسلے کی کتب رکھوانے کے سلسلہ میں کوشش کریں۔

آغاز میں بہت سی لائبریریوں نے صاف انکار کر دیا اور لگا تار کوشش کے نتیجہ میں چند ایک لائبریریوں میں لٹریچر رکھوانے کی اجازت ملی۔ آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ ممبرات کی حقیر کوششوں میں برکت ڈالی اور یہ سلسلہ چند ایک لائبریریوں میں جماعت احمدیہ کے تیار کردہ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کے نسخوں کی نمائش کی صورت میں وسیع ہوا۔ الحمدللہ

ان نمائشوں کو لگانے اور سجانے کا کام صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ، نیشنل سیکرٹری صاحبہ دعوت الی اللہ، لوکل صدرات، خدام، انصار بھائیوں نیز بچوں کے تعاون سے کرتی ہیں۔ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ ہالینڈ کی ذاتی کوشش اور دلچسپی نیز نمائشوں میں بنفس نفیس شرکت اور ہدایات سے یہ نمائشیں خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو رہی ہیں۔ 2001 میں ان نمائشوں کی تعداد تین تھی جبکہ 2002ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد 91 ہو گئی۔ پانچ مواقع لائبریریوں اور چرچ میں لیکچرز کے ملے۔ ان میں سے دو لیکچرز کی پیشکش خود لائبریری کے ذمہ دار افراد نے کی۔

ابتداء میں لائبریریوں میں نمائش کو لجنہ ممبرات بچوں اور افراد جماعت کی مدد سے مشتہر کرتی رہیں لیکن بعد میں کچھ لائبریریوں کی انتظامیہ نے یہ کام خود ہی کیا۔ ان نمائشوں کو دیکھنے کے لئے لائبریریوں کی انتظامیہ کے اعداد و شمار کے مطابق روزانہ قریباً 10 تا 13 ہزار افراد آتے رہے۔

لیکچرز کے موضوعات: احمدیت کا تعارف، دین میں عورت کا مقام، پردہ اور جہاد وغیرہ ہوتے ہیں۔ ان لیکچرز کے بعد غیر از جماعت مہمانوں کو سوالات کا موقعہ دیا جاتا اور بعد میں چائے وغیرہ لوازمات سے تواضع کی جاتی۔ عام دنوں میں لیکچرز میں وقفہ کے دوران بھی مہمانوں کو نمائش دیکھنے کا موقع مل جاتا ہے۔ بعض اوقات اس موقع پر سلسلہ کی کتب کا سٹال بھی لگا لیا جاتا ہے۔ ان نمائشوں اور لیکچرز کی اجازت لینے اور ان کو جاری ہونے کے دوران بہنوں کے ساتھ پیش آنے والے واقعات اور تجربات پیش ہیں۔

☆......ایک چرچ میں لوکل جماعت کے ترتیب دئے گئے پروگرام میں لجنہ ممبرات بھی شامل ہوئیں۔ ایک نوعمر لجنہ ممبر کے لیکچر کے دوران سلائیڈ پر حضرت مریم کی تصویر دکھائی گئی جو عام طور پر عیسائیوں میں معروف ہے۔ تصویر دکھائے جانے کے دوران اس ممبر نے کہا کہ "یہ وہ خاتون ہیں کہ نہ صرف عیسائیت بلکہ دین میں بھی ان کی حیاء اور پارسائی کی وجہ سے انہیں عزت و احترام کی نظر سے بلند مقام پر دیکھا جاتا ہے۔ ان کی خوشبو ان کی حیاء تھی اور ان کا زیور ان کا پردہ تھا۔ میں بھی اپنے آپ کو خدا کے مقرب بندوں میں شمار کرنا چاہتی ہوں تو میں کیوں اس دنیا اور اس کی خوشی کی خاطر اپنی خوشبو اور اپنا زیور ترک کروں"۔

اس لیکچر کے چند دن بعد اس چرچ کے ایک ذمہ دار شخص نے کہا کہ ہم لوگوں پر اس لیکچر کا اتنا اثر ہوا کہ چرچ کے تمام ذمہ دار افراد سر جوڑ کر ایک میٹنگ میں بیٹھے اور اس موضوع پر بحث کی کہ ہماری خواتین کو بھی پردہ کرنا چاہئے کیونکہ حضرت مریم بھی پردہ کرتی تھیں۔

☆......ایک لائبریری میں نمائش کے دوران لائبریری کی ایک ذمہ دار خاتون کو خواب آیا کہ وہ ایک الماری جس میں نمائش لگائی گئی ہے کو ہلا کر ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن کوئی شخص اس کو منع کرتا ہے کہ ایسا نہ کرو۔ اگلے دن جب وہ لائبریری پہنچیں تو اس نے اپنے خواب کو نظر انداز کرتے ہوئے نمائش کی الماری کو ہلانے کی کوشش کی، جس پر اس الماری کا اوپر والا شیشہ ٹوٹ کر گر گیا جس سے نیچے والے خانے میں پڑے ہوئے تین قرآن کریم کی جلدیں متاثر ہوئیں۔ اس خاتون نے کہا کہ میں اس واقعہ پر حیران ہوں۔ اگر میں ویسا ہی کرتی جیسا کہ مجھے خواب میں منع کیا گیا تھا تو یہ نقصان نہ ہوتا۔ بعد میں اس نے اپنا خواب بتایا اور معذرت کی اور نقصان پورا کرنے کی پیشکش کی۔ لیکن مکرم امیر صاحب نے اسے معاف کر دیا۔

دعوت الی اللہ کا جائزہ

2002ء کے دوران لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کا جو کام شعبہ دعوت الی اللہ کے تحت ہوا اس کا مختصر جائزہ:

تعداد بیعت 30، بکسٹالز 6، مینا بازار و عید ملن پارٹیز 4، ہفتہ وار اور ماہانہ ریڈیو پروگرام 64، قرآن پاک کے تراجم کی نمائش 19 (77 لائبریریوں سے رابطہ کیا گیا۔ 32 سے مثبت جواب ملا)

لیکچرز 5، بروشرز جو تقسیم ہوئے 3091، قرآن مجید کے تحائف 25، مختلف تنظیموں سے رابطے 32، سکول، کالج، یونیورسٹیز سے رابطے 16، خواتین کا دن منایا گیا 1، جو کتب تحفۃً دی گئیں 50، حضور کی نئی کتاب کا تحفہ 18، (ان میں سے 6 کتب لائبریریوں میں نمائش کے بعد تحفۃً دی گئیں)۔ جن دوکانوں نے کتب کا سیٹ رکھا 1۔ لائبریریوں میں کتب کے سیٹ 3۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 مارچ 2003ء)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی مجلس عرفان

سوال: القاء اور الہام میں کیا فرق ہے؟

جواب: القاء زبانی بات کو بھی کہتے ہیں جیسے قرآن میں آتا ہے کہ تلقون الیھم بالمودۃ (الممتحنہ:7) اور القاء اس بات کو بھی کہتے ہیں جو دل میں ڈالی جائے۔ لیکن الہام وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو۔ ابھی چند دن ہوئے میں نے بتایا تھا کہ الہام کا لفظ صوفیاء نے لوگوں کے ابتلاء کے خوف سے اختیار کرلیا تھا۔ ورنہ الہام اور وحی دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ پہلے لوگ سمجھتے تھے کہ وحی صرف انبیاء پر نازل ہوا کرتی ہے۔ اسی وجہ سے صوفیاء نے اس خوف سے کہ لوگوں کو کہیں کوئی ابتلاء پیش نہ آ جائے۔ الہام کی اصطلاح رائج کر دی ورنہ ایک نبی پر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی کلام نازل ہو یا غیر نبی پر اس کے لئے الہام کا نعرہ قرآن کریم میں کہیں نہیں آتا۔ حضرت مسیح موعود بھی شروع میں اپنے متعلق الہام کا لفظ استعمال فرماتے تھے مگر بعد میں آپ نے وحی کا لفظ استعمال کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی تازہ وحی کے عنوان کے ماتحت آپ کے الہامات اخبارات سلسلہ میں شائع ہوا کرتے تھے۔

سوال: حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے کہ جو احمدی مجھے خلیفہ نہیں مانتا وہ ابلیس ہے۔ حضور تو موعود خلیفہ ہیں۔ حضور کا منکر تو اس سے بھی زیادہ سخت فتویٰ کا مستحق ہونا چاہئے؟

جواب: جو مجھے نہیں مانتا وہ نہ مانے مجھے تو کوئی شوق نہیں کہ میرے منکر ضرور سزا کے مستحق ہوں۔ میں تو اپنے مزاج کے مطابق ہی بات کر سکتا ہوں اور میری خواہش یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سب کو بخش دے۔ ہمیں اس میں کوئی لطف نہیں آتا کہ کسی کو اس لئے سزا ملے کہ اس نے ہمارا انکار کیا تھا۔ انسان جب کسی سچائی کو مانتا ہے تو محض صداقت کے لئے اسے قبول کرتا ہے۔ اس لئے نہیں مانتا کہ اگر میں نے انکار کیا تو مجھے سزا ملے گی اور اگر کوئی اس خیال کے ماتحت کسی سچائی کو قبول کرتا ہے تو یہ اس کی طبیعت کا ایک نقص ہوگا خوبی نہیں ہوگی کیا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ یہ فرما دیتا کہ میں ابوجہل، عتبہ اور شیبہ سب کو بخش دونگا تو حضرت ابوبکرؓ پیچھے رہ جاتے اور کہتے کہ جب خدا نے سب کو بخش دینا ہے تو میں سچائی کو کیوں قبول کروں۔ ابوبکرؓ پھر بھی ایمان لاتے مگر اس کے ساتھ ہی وہ خوش ہوتے کہ خدا نے دوسروں کو بھی معاف فرما دیا ہے بہرحال مجھے یہ کوئی شوق نہیں کہ میں اپنے منکروں کے متعلق فتویٰ دوں کہ انہیں فلاں سزا ملے گی۔ ان کا اختیار ہے وہ چاہیں تو سچائی کو قبول کرلیں اور چاہیں تو نہ کریں۔

سوال: حضور نے فرمایا تھا جب حضرت ہاجرہؓ اور اسماعیلؑ کو مکہ کے میدان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت چھوڑا تو اس وقت حضرت اسماعیلؑ سات آٹھ سال عمر کے تھے حالانکہ حدیثوں میں ذکر آتا ہے کہ ان کی شدت پیاس کو دیکھ کر حضرت ہاجرہؓ بے قرار ہو گئیں اور وہ کبھی صفا پر دوڑ کر چڑھ جاتیں۔ کبھی مروہ پر پھر حدیث میں رضیعا کا لفظ بھی آتا ہے کہ وہ دودھ پیتے بچے تھے اور یہ بھی ذکر آتا ہے کہ انہوں نے ایڑیاں رگڑیں ان قرائن سے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اسماعیلؑ اس وقت چھوٹے بچے تھے بڑی عمر کے نہیں تھے؟

جواب: ماں تو انیس بیس سال کے لڑکے کی تکلیف پر بھی بے قرار ہو کر دوڑ پڑتی ہے کجا یہ کہ کوئی بچہ صرف سات آٹھ سال کا ہو اور وہ شدید تکلیف میں ہو اور ماں اس کی تکلیف کو دیکھ کر بیقرار نہ ہو۔ آپ ماں کو ماں کی محبت سے دیکھیں اپنے جذبات سے نہ دیکھیں۔

مجھے خود ایک واقعہ یاد ہے حضرت مسیح موعود اپنی وفات سے چند دن پہلے شالامار باغ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ ہم سب ساتھ تھے۔ ہم نے کہا کہ ہمارا کچوریاں کھانے کو جی چاہتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے میاں شادی خان صاحب مرحوم کو پانچ روپے دیئے اور فرمایا کہ کچوریاں لے آؤ۔ میاں شادی خان صاحب مرحوم کی عمر اس وقت پچاس سال کے قریب تھی۔

وہ کچوریاں لینے کے لئے چلے گئے انہوں نے وہاں اردگرد کی دکانوں پر کچوریاں دیکھیں۔ مگر چونکہ وہ تیل میں بنی ہوئی تھیں اس لئے وہ انہیں پسند نہ آئیں۔ اور چونکہ وہ چاہتے تھے کہ اعلیٰ درجہ کی کچوریاں خرید کر لائیں۔ اس لئے وہ وہاں سے پیدل ہی باغبانپورہ چلے گئے۔ اس پر لازماً انہیں دیر لگنی تھی۔ چنانچہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ گزر گیا اور وہ نہ آئے۔ ہم اس وقت بچے تھے۔ ہم نے شور مچانا شروع کر دیا کہ کچوریاں ابھی تک نہیں آئیں۔

حضرت مسیح موعود نے بعض دوستوں سے فرمایا کہ دیکھو میاں شادی خان صاحب کو کیا ہو گیا وہ ابھی تک کیوں نہیں آئے۔ ان کی والدہ جنہیں سب دادی دادی کہا کرتے تھے۔ اور جن کی عمر اس وقت ستر سال تھی۔

انہیں بھی یہ بات پہنچ گئی اس پر وہ بہت گھبرا کر کہنے لگیں کہ ہیں شادی خان ابھی تک نہیں آیا۔ پھر اسی گھبراہٹ میں ادھر ادھر پھرنے لگ گئیں۔ اور کہتی جاتیں کہ خبر نہیں میرے بچے کا کیا حال ہے۔ خبر نہیں میرا بچہ کہاں گیا۔ حضرت مسیح موعود نے ان کے فکر کو دیکھ کر پھر دوستوں سے فرمایا کہ دیکھو میاں شادی خان کہاں چلے گئے۔ اس وقت تک کسی کو بھی یہ پتہ نہیں تھا کہ وہ کچوریاں لینے کے لئے باغبانپورہ چلے گئے ہیں۔ خیر اسی انتظار میں آدھ گھنٹہ اور گزر گیا اس پر دادی نے شور مچا دیا کہ ہائے میرا بچہ کہاں گیا ہائے میرا بچہ کہاں گیا۔ جب انہوں نے بار بار اس طرح شور مچایا تو مرزا خدا بخش صاحب کو بہت غصہ آیا اور وہ کہنے لگے مائی کیا وہ بچہ ہے جس کی داڑھی میری داڑھی سے بھی بڑی ہے وہ ابھی آ جائے گا۔ تو گھبراتی کیوں ہے۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد میاں شادی خان صاحب آ گئے اور ان کی جان میں جان آئی۔

جب پچاس سال عمر والے بیٹے کے متعلق ایک ماں گھبرا سکتی ہے۔ تو سات آٹھ یا نو دس سال کے بچے کے لئے وہ کیوں نہیں گھبرائے گی۔ میں نے تو دیکھا ہے۔ اس سے بھی بڑی عمر کے بچے بعض دفعہ ماں سے چمٹ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم فلاں چیز لے کر رہیں گے۔

مجھے اپنا واقعہ یاد ہے۔ میں چار پانچ سال کا تھا کہ حضرت مسیح موعود فیروز پور گئے۔ وہاں وزیر آباد کے شیخوں کی ایک مشہور دوکان تھی۔ غالباً شیخ نیاز محمد یا شیخ جان محمد صاحب کے والد کی دکان تھی انہوں نے حضرت مسیح موعود کی دعوت کی۔ حضرت مسیح موعود مجھے بھی ساتھ لے گئے۔

چلتی دفعہ والدہ نے میرے کان میں کہہ دیا کہ اگر دکان میں سے تمہیں کوئی چیز پسند آئے تو اپنے ابا سے کہنا اور وہ تمہیں لے دیں گے۔ وہ جنرل مرچنٹ تھے اور ان کی دکان پر انگریزی طرز کے بہت سے کھلونے تھے۔ میں نے والدہ کی یہ بات اپنی گرہ میں باندھ لی اور وہاں چلا گیا۔ جب دعوت کے بعد حضرت مسیح موعود واپس آنے لگے اور گاڑی میں سوار ہوئے میں نے زمین پر بیٹھ کر رونا شروع کر دیا۔ حضرت مسیح موعود نے سمجھا کہ شائد تھک گیا ہے۔ چنانچہ آپ نے ایک دوست سے فرمایا کہ اسے اٹھا لو۔

مجھے اب تک یاد ہے کہ جب اس نے مجھے اٹھانا چاہا تو میں نے اس کی داڑھی پکڑ لی اور اس کے پیٹ میں لاتیں مارنی شروع کر دیں۔ حضرت مسیح موعود نے سمجھا کہ شاید یہ آدمی پسند نہیں آیا چنانچہ آپ نے دوسرے کو اٹھانے کا ارشاد فرمایا مگر میں نے دوسرے کو بھی اسی طرح لاتیں مارنی شروع کر دیں۔ یہ دیکھ کر حضرت مسیح موعود گھبرا گئے کہ نہ معلوم اسے کیا ہو گیا ہے اور لوگ بھی حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے مگر شیخ جان محمد صاحب سمجھ گئے کہ اسے دکان میں سے کوئی چیز پسند آ گئی ہے اور یہ لینا چاہتا ہے مگر زبان سے نہیں کہتا چنانچہ انہوں نے حضرت مسیح موعود سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اسے کوئی کھلونا پسند آ گیا ہے میں ابھی اندر جا کر کھلونا لاتا ہوں۔

اتفاق کی بات ہے کہ وہ وہی کھلونا لائے جو میں نے پسند کیا تھا۔ ربڑ کا ایک چوہا اور بلی بنے ہوئے تھے اور جب اس کی کل کو دبایا جاتا تھا تو چوہا آگے آگے دوڑتا تھا اور بلی پیچھے پیچھے بھاگتی تھی۔ یہ کھلونا مجھے پسند آیا تھا اور دوکاندار چونکہ ذہین تھا اس نے سمجھا کہ یہی کھلونا پسند آیا ہوگا چنانچہ انہوں نے وہ کھلونا لا کر مجھے دیا ہے اور میں آرام سے گاڑی میں بیٹھ گیا تو بچہ بچہ ہی ہوتا ہے شدید پیاس کی تکلیف تو ایک بڑا آدمی بھی برداشت نہیں کر سکتا ایک بچہ جو آٹھ نو سال کی عمر کا ہو وہ اسے کب برداشت کر سکتا ہے۔ انہوں نے رونا شروع کر دیا ہوگا۔ اور زمین پر ایڑیاں مارنی شروع کر دی ہوں گی اس میں تعجب کی کونسی بات ہے پیاس کی تکلیف تو ایسی شدید ہوتی ہے کہ ہمارے ملک میں بعض لوگ چھوٹے بچوں کو جب روزہ رکھوا دیتے ہیں تو وہ تکلیف کو برداشت نہ کرتے ہوئے شام سے پہلے پہلے مر جاتے ہیں۔ پس ہاجرہؓ کا گھبرا کر دوڑنا یا حضرت اسماعیل کا ایڑیاں رگڑنا ہرگز کوئی ایسی بات نہیں جس سے ہم یہ استنباط کر سکیں کہ وہ اس وقت بہت چھوٹی عمر کے تھے باقی رہا رضیعاً کا لفظ سو اس کے معنوں میں بھی کوئی دقت نہیں۔ فی المھد صبیا قرآن میں آتا ہے یا نہیں آتا۔ اگر تینتیس سال کے ایک شخص کو پنگھوڑے میں کھیلنے والا بچہ کہا جا سکتا ہے۔ تو آٹھ نو سال کے بچہ کو رضیعاً کیوں نہیں کہا جا سکتا اس صورت میں رضیعاً کے معنے گودی کے بچے کے ہوں گے نہ کہ دودھ پینے والے بچے کے۔ اور اگر دودھ پینے والے بچے کے لئے بھی معنے لئے جائیں۔ تب بھی کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ میں نے خود آٹھ آٹھ سال کے بچوں کو اپنی آنکھوں سے دودھ پیتے دیکھا ہے۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ دینی شریعت ہمیشہ سے چلی آتی ہے اور جو قوانین ہمارے لئے ہیں وہی قوانین پہلی امتوں میں بھی جاری تھے۔ ایسا نہیں بلکہ ان کے لئے اور قوانین تھے اور ہمارے لئے اور رضاعت کی دو سالہ مدت قرآن نے مقرر کی ہے پہلی شریعتوں نے مقرر نہیں کی۔ میں نے آٹھ سالہ بچوں کو دودھ پیتے دیکھنے کی جو بات کہی ہے اس کی ایک مثال بھی میں دے دیتا ہوں

امتہ الحی مرحومہ سات آٹھ سال کی عمر تک اپنی والدہ کا دودھ پیتی رہی تھیں اور جو بچہ بھی پیدا ہوتا اس کے ساتھ شامل ہو کر دودھ پینے لگ جاتیں۔ آخر حضرت خلیفہ اول نے ڈانٹا کہ یہ خلاف دین طریق ہے۔ اسے چھوڑ دو تب انہوں نے دودھ پینا چھوڑا۔

سوال: حضرت موسیٰ علیہ السلام جب طور سے واپس آئے اور انہوں نے اپنی قوم کو گوسالہ پرستی کرتے دیکھا تو قرآن میں آتا ہے کہ وہ حضرت ہارون علیہ السلام سے لڑ پڑے۔ اس بارہ میں عرض یہ ہے کہ ایک نبی کا دوسرے نبی کو اس کے سر کے بالوں سے پکڑ لینا بادی النظر میں معیوب بات نظر آتی ہے؟

جواب: غصہ کی حالت میں اس قسم کی باتیں ہوتی رہتی ہیں اور پھر جہاں دینی غیرت کا سوال ہو وہاں تو ایسا فعل کسی صورت میں بھی ناجائز نہیں سمجھا جا سکتا میں سمجھتا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی ہونے کی وجہ سے ہی اتنے بڑے صدمہ کو برداشت کر گئے ورنہ اگر کوئی اور ہوتا تو پاگل ہو جاتا کہ سالہا سال قوم کو ایک تعلیم دیتے گزر گئے مگر تھوڑے دنوں کے بعد ہی جب طور سے واپس آئے تو دیکھا کہ وہ گوسالہ کے آگے بیٹھی ہوئی ہے یہ بات واقعہ میں ایک ایسی تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے قطعاً ناقابل برداشت تھی اسی وجہ سے حضرت ہارون علیہ السلام پر انہوں نے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا۔

سوال: حضرت ہارون علیہ السلام نے انہیں یاابن ام کیوں کہا؟

جواب: یہ ایسا ہی ہے جیسے میں نے ایک دفعہ یہ شعر بنایا تھا۔ ہم حیدر آباد جا رہے تھے۔ ریل میں بیٹھے تھے۔ میری لڑکی امتہ القیوم میری ہمشیرہ مبارکہ بیگم اور گھر کے بعض دوسرے افراد ساتھ تھے کہ راستہ میں یہ اونگھنے لگ گئے اس وقت ایک نہایت ہی خوبصورت پہاڑی میں سے ریل گزری۔ وہ پہاڑی اس قدر خوبصورت تھی کہ میری طبیعت شعر کہنے کی طرف منتقل ہو گئی اور میں نے کہا ؎

دیکھ ری بٹی دیکھ ری مائی دیکھ ری میری ماں کی جائی
حسن و جمال کی چادر اوڑھے اس دنیا میں جنت آئی

ماں کی جائی محبت اور پیار کے الفاظ ہیں جو میں نے استعمال کئے اسی طرح حضرت ہارونؑ نے انہیں کہا کہ یا ابن ام اے میری ماں کے بیٹے۔ بعض نے غلطی سے اس کے یہ معنے کئے ہیں کہ وہ دوسری ماں سے تھے مگر یہ صحیح نہیں قرآن شریف سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو الہام ہوتا تھا اسی طرح یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ ان کی والدہ ان سے بہت زیادہ محبت کرنے والی تھیں۔ یوں تو ماں باپ دونوں کو اپنی اولاد سے محبت ہوتی ہے مگر بعض دفعہ ماں بچوں سے زیادہ محبت کرنے والی ہوتی ہے اور بعض دفعہ باپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت محبت کرنے والی تھیں۔ اس لئے حضرت ہارونؑ نے ان کا نام لے کر محبت کے جذبات کو برانگیختہ کیا اور کہا کہ اے میری ماں کے بیٹے۔

ایک شخص نے عرض کیا کہ یہ عجیب بات ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نہ سوچا نہ تحقیقات کی اور اپنے بھائی کو بالوں سے پکڑ لیا۔

فرمایا آپ کو شرک سے اتنی نفرت نہیں جتنی انبیاء کو ہوتی ہے توحید کے قیام کے لئے جس شخص کو کام کرنا پڑے اسے یہ دلیلیں نہیں سوجھتیں۔

سوال: نبوت اور کمالات نبوت میں کیا فرق ہے؟

جواب: جو فرق انسان اور کمالات انسانیت میں ہے وہی فرق ایک نبی اور کمالات نبوت میں ہے۔ درحقیقت کمالات نبوت وہ امتیازی نشان ہوتے ہیں جو ہر نبی کو دوسرے نبی سے ممتاز کر دیتے ہیں یہ کمالات نبوت سے مراد وہ کام ہیں جو انبیاء سرانجام دیتے ہیں۔

عرض کیا گیا کہ کمالات نبوت سے مراد مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ تو نہیں؟

حضور نے فرمایا مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ تو ہر نبی کو حاصل ہوتا ہے کمالات وہ ہیں جو زائد طور پر کسی نبی میں پائے جاتے ہیں یوں تو ایسا انسان کون ہوگا کہ وہ نبی بھی ہو اور اس میں خوبی بھی کوئی نہ ہو ہر نبی جو دنیا میں آئے گا۔ کوئی نہ کوئی مقصد لے کر کھڑا ہوگا کمالات وہ مخصوص امتیازی نشانات ہیں جو کسی نبی کی شان اور اس کی عظمت کو نمایاں کرتے ہیں۔

عرض کیا گیا کہ کثرت مکالمہ و مخاطبہ کا معیار کیا ہے۔

حضور نے فرمایا وہی الہامات معیار ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی نبی پر نازل ہوں ہمارا کام نہیں کہ ہم الہامات کی ایک معین تعداد کو کثرت کا معیار قرار دیں۔ کثرت سے درحقیقت ہر نبی اپنے الہامات کی کثرت مراد لے گا دوسرے نبی کے الہامات کی کثرت نہیں لے گا۔ دراصل کثرت مکالمہ سے مراد یہ ہے کہ جس زمانہ میں کسی نبی کی طرف سے دعویٰ پیش کیا جا رہا ہو اس زمانہ میں کوئی شخص ایسا پیش نہ کیا جا سکتا ہو جس سے اتنی کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ ہوا ہو۔

مثلاً حضرت مسیح موعود نے اپنے الہامات کو پیش کر کے کہہ دیا کہ مجھ سے خدا بکثرت مکالمہ و مخاطبہ کرتا ہے اب اگر کوئی شخص ثابت کر دے کہ اتنے ہی الہامات کسی غیر نبی کو بھی حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ہوئے ہیں۔ تو یہ دعویٰ خود بخود باطل ہو جائے گا۔ لیکن اگر ثابت نہ کر سکے تو ہر شخص کو ماننا پڑے گا کہ فی الواقع خدا نے آپ سے بکثرت مکالمہ و مخاطبہ کیا۔

بہر حال کئی سو الہام حضرت مسیح موعود کا موجود تھا۔ اور اس کا نام آپ نے کثرت رکھا۔ دوسرا شخص اگر کہے کہ میں کس طرح مانوں کہ یہ کثرت ہے تو ہم کہیں گے کہ کسی غیر نبی کے اتنے الہامات تم دکھا دو یہ کثرت خود بخود باطل ہو جائے گی۔

درحقیقت اس قسم کے الفاظ اپنے اپنے زمانہ کے لحاظ سے استعمال ہوتے ہیں جس زمانہ میں کثرت مکالمہ کا دعویٰ کسی شخص کی طرف سے کیا جائے گا۔ اس زمانہ کے لحاظ سے ہمیں کثرت و قلت پر غور کرنا پڑے گا۔ آخر جو شخص کثرت مکالمہ و مخاطبہ کا دعویٰ کرے گا۔ وہ لازماً دنیا کو چیلنج کرے گا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس سے خدا اتنی کثرت سے ہمکلام ہوتا ہو۔ جتنی کثرت سے مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اور جب وہ یہ دعویٰ کرے گا تو اس کا سچا یا جھوٹا ہونا فوراً ظاہر ہو جائے گا۔ اگر سچا ہوا تو کوئی شخص مقابل میں کھڑا نہیں ہو سکے گا اور اگر جھوٹا ہوا تو کوئی شخص کھڑا ہو کر کہہ دے گا۔ کہ میں اپنے الہامات اس کے مقابلہ میں پیش کرتا ہوں۔ میرے ساتھ خدا اس سے زیادہ ہمکلام ہوتا ہے۔

اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے کوئی شخص کہہ دے میرے پاس بڑا مال ہے تو اس بڑے مال کا معیار ہم لاکھ یا دو لاکھ مقرر نہیں کریں گے بلکہ بڑے مال کا معیار یہ ہوگا کہ اس زمانہ میں اور کسی کے پاس اتنا مال نہ ہو جتنا اس کے پاس ہو۔

فرض کرو اس کے پاس لاکھ دو لاکھ نہیں بلکہ صرف بیس ہزار روپیہ ہے اور وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میرے پاس سب سے زیادہ مال ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دنیا میں اور کوئی شخص نہیں جس کے پاس بیس ہزار روپے ہوں اگر کسی کے پاس ہیں تو دکھا دے۔ پس یہ ساری چیزیں نسبتی ہوتی ہیں۔ کوئی معین تعداد مقرر نہیں ہوتی۔ بہر حال جس زمانہ میں کوئی شخص کثرت مکالمہ و مخاطبہ کا مدعی ہوگا۔ اور وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہوگا اس زمانہ میں کوئی اور شخص اپنے الہامات اس کے مقابلہ میں پیش نہیں کر سکے گا۔ اور یہ ثبوت ہوگا۔ اس بات کا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے۔ درست ہے۔

سوال: کیا کسی حدیث میں یہ ذکر آتا ہے کہ مہدی کی جماعت کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے؟

جواب: مجھے طبعاً اس قسم کی حدیثوں سے دلچسپی نہیں۔ کیونکہ جب مہدی آ گیا اور ہم نے اسے مان لیا تو ہمیں ایسی حدیثوں سے کیا کام ہے آپ کسی مولوی سے پوچھ لیں۔ حافظ محمد صاحب لکھوکے والے پنجاب میں بہت بڑی حیثیت رکھتے تھے۔ انہوں نے اور نواب صدیق حسن خان صاحب نے اس قسم کی بہت سی روایتیں جمع کی ہیں۔ ان روایتوں میں ہو سکتا ہے۔ کہ اس قسم کی بھی کوئی روایت ہو۔

سوال: حدیثوں میں جو لکھا گیا ہے کہ سوائے تین مساجد کے اور مسجد کی طرف سفر کر کے جانا جائز نہیں اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ان میں وہ مساجد شامل نہیں جہاں انسان کو نماز کے لئے دن رات جانا پڑتا ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ مساجد جن کی طرف بڑے بڑے لمبے فاصلوں سے لوگ سفر کر کے جاتے ہیں وہ صرف تین مساجد ہیں۔

1۔ خانہ کعبہ 2۔ مسجد نبوی 3۔ بیت المقدس

اور کسی مسجد کو یہ خصوصیت حاصل نہیں۔

(روزنامہ الفضل 7 مئی 1960ء)

رپورٹ: محمد اکرم یوسف صاحب

کینیڈا میں جلسہ یوم خلافت

ٹورانٹو اور گرد و نواح کی جماعتوں نے یوم خلافت کا جلسہ 5 مئی 2002ء بروز اتوار بیت الاسلام میں نماز ظہر کے بعد تقریباً اڑھائی بجے منعقد کیا۔ جس کی صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب وکیل الاشاعت تحریک جدید ربوہ نے کی۔

مکرم زکریا طارق صاحب نے سورۃ نور کی آیات 55 تا 58 کی تلاوت سے جلسہ یوم خلافت کی کارروائی کا آغاز کیا۔ مکرم عادل ملک صاحب نے ان آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ مکرم ناصر احمد وینس صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک نظم کے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ جس کے بعد نائب امیر دوم محترم ملک لال خان صاحب نے اجلاس کے پروگرام کی تفصیلات بیان کیں۔ اور حضرت مسیح موعود کے رسالہ الوصیت کا ایک اقتباس پیش کیا اور اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد محترم منصور احمد ناصر صاحب نے حاجی الحرمین حضرت حافظ مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاول پر کئے گئے اعتراضات کو اپنا موضوع بنایا۔ تقریر اردو میں تھی جس کا انگریزی خلاصہ مکرم ناصر قریشی صاحب نے پیش کیا۔

ایم ٹی اے کینیڈا کی جانب سے یوم خلافت کے حوالہ سے ایک خصوصی فلم تیار کی گئی تھی جو اس موقع پر دکھائی گئی۔ فلم میں 1928ء سے لے کر موجودہ دور خلافت تک مختلف مناظر کی جھلکیاں پیش کی گئیں۔ حضرت مصلح موعود کی جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک تقریر، جناب ثاقب زیروی صاحب اپنا کلام پیش کر رہے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی فرمودہ سورۃ اخلاص کی پر معارف تفسیر، محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ

باقی صفحہ 6 پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر قائم ہونے والی

بین الاقوامی رفاہی تنظیم۔ Humanity First

گزشتہ 9 برسوں کے دوران اس کا دائرہ 15 ملکوں میں پھیل چکا ہے

احمد مستنصر قمر صاحب

''Humanity First'' نے 2002ء کے آخر پر ایک بروشر شائع کیا ہے جس میں انگریزی زبان میں اس تنظیم کے مقاصد اور خدمات کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے جس کے ساتھ متعدد تصاویر بھی شامل ہیں۔ ان تمام معلومات کو ایک ترتیب کے ساتھ اردو زبان میں آپ کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔

جماعت احمدیہ عالمگیر نے ہمیشہ ہی بنی نوع انسان کی خدمت کی ہے۔ اگست 1992ء کے ایک خطبہ جمعہ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو ایک بین الاقوامی رفاہی تنظیم قائم کرنے کی تحریک فرمائی بعد میں آپ نے اس کا نام ''Humanity First'' منظور فرمایا۔

تنظیم کی طرف سے کام کا باقاعدہ آغاز خدام الاحمدیہ یو۔کے نے 1993ء میں سابق یوگوسلاویہ کی جنگ کے متاثرین کی مدد کے لئے امدادی قافلے بھجوانے سے کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سلسلے میں براہ راست ہدایات سے نوازا۔ چنانچہ کروشیا، ہنگری، سلووینیا اور بوسنیا کے مہاجرین تک انسانی ہمدردی کی بناء پر امدادی سامان بھجوانے سے کام کا آغاز ہوا۔

سابق امیر صاحب (یو۔کے) محترم آفتاب احمد خان صاحب مرحوم کی نگرانی میں مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے نے ''Humanity First'' کو ایک بین الاقوامی رفاہی اور امدادی تنظیم کے طور پر رجسٹر کروانے کے لئے درخواست دائر کی جو کہ U.K.Charity Commission کی طرف سے منظور کر لی گئی۔

تنظیم کا دائرہ کار

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ نو برسوں کے دوران اس تنظیم کا دائرہ کار باقاعدہ طور پر 15 ملکوں میں پھیل چکا ہے اور روز بروز وسعت اختیار کر رہا ہے۔ مختصر اور لمبی مدت کے مختلف منصوبوں پر نہایت کامیابی سے عمل جاری ہے۔ یہ سب کچھ اس تنظیم کے تحت خدمت کرنے والے رضا کاروں اور مدد دینے والوں کے مرہون منت ہے۔ اس سلسلے میں وہ لوگ بھی یقیناً قابل ذکر ہیں جن کے دل کھول کر دیئے جانے والے عطیات اور مالی تعاون کی بدولت اس تنظیم کو عملی میدان میں نہایت کامیابی کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت کی توفیق ملی ہے۔

تنظیم کا انتظامی ڈھانچہ

اس کا ڈھانچہ U.K. Charity Commission کے قواعد کے مطابق تشکیل دیا گیا ہے۔ اور اس کا نظم و نسق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منظور فرمودہ ایک بورڈ کے سپرد ہے۔ اس بورڈ کے ممبران میں امیر صاحب یو۔کے اور ذیلی تنظیموں کے صدران شامل ہیں۔ اور بورڈ کے فرائض میں تنظیم کے جملہ منصوبوں کے لئے رقم اکٹھی کرنا اور اسے مفید طور پر خرچ کرنا نیز عمومی نگرانی اور انتظامی امور کو چلانا شامل ہے۔ انسانی ہمدردی کے منصوبوں کے سلسلے میں تنظیم اپنے مفوضہ امور کی تکمیل کے لئے بلاتمیز مذہب و ملت تمام لوگوں سے فنڈز وصول کر سکتی ہے۔ علاوہ ازیں جماعتی اجتماعات اور جلسہ ہائے سالانہ کے موقع پر بھی احباب جماعت تنظیم کی اپیل پر امداد اور صدقات وعطیات کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ اور یوں تنظیم کے کام احسن طور پر انجام پاتے رہتے ہیں۔

''Humanity First'' بنیادی طور پر دنیا بھر کے غریب اور ضرورت مند لوگوں کی امداد کے لئے خالصۃً انسانی ہمدردی کی بنیاد پر قائم کیا جانے والا ایک ادارہ ہے۔ اس کے مقاصد میں انسانی زندگی کی بقا اور تحفظ کے لئے کوشش اور بنی نوع انسان کی عزت نفس کی حفاظت اور اس کی بحالی کے لئے خدمات بجالانا ہے۔ یہ ایک غیر سیاسی اور بلاتمیز مذہب و ملت خدمت کرنے والا ادارہ ہے۔ اور دنیا بھر کے غریب، پسماندہ اور بے سہارا لوگوں کی امداد کے لئے کوشاں ہے۔ اس کے کارکنان رضا کارانہ طور پر خدمات بجالاتے ہیں اور انتظامی اخراجات نہ ہونے کے برابر ہیں۔

دنیا بھر میں دکھی انسانیت کو درپیش مسائل کے حل کے لئے تنظیم کے عملی منصوبوں کا ایک مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

یتیموں کی دیکھ بھال

یتیموں کی پرورش اور دیکھ بھال ''Humanity First'' کا مشن ہے۔ اس سلسلے میں پہلے قدم کے طور پر بہت جلد سیرالیون میں یتیم بچوں کی دیکھ بھال کے ایک سنٹر کے قیام کو حتمی شکل دے دی جائے گی۔ اس میں فی الحال 30 بچوں کی گنجائش ہو گی۔ علاوہ ازیں براعظم افریقہ اور جنوبی امریکہ کے کئی ملکوں میں یتیم بچوں کی نگہداشت کے کئی منصوبوں کے سلسلے میں تنظیم مالی تعاون کر رہی ہے۔

پینے کے صاف پانی کی فراہمی

ترقی پذیر ملکوں میں ہر دوسرا شخص پینے کے صاف پانی کی نعمت سے محروم ہے۔ اور ہر سال اس نعمت کے میسر نہ ہونے کی وجہ سے سینکڑوں افراد دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف بیماریوں کا شکار ہو کر دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں۔ تنظیم اس سلسلے میں براعظم افریقہ کے دور دراز علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے ہینڈ پمپ لگانے کے ایک منصوبے پر کام کر رہی ہے۔ ایک ہینڈ پمپ کے ذریعے تقریباً 400 افراد صاف پانی کی نعمت حاصل کرتے ہیں۔

تعلیمی خدمت کا منصوبہ

افریقہ اور جنوبی امریکہ کے جو ممالک تعلیمی میدان میں پسماندہ ہیں وہاں تعلیمی میدان میں خدمت کو ترجیح دی جارہی ہے۔ ایسے ملکوں میں بہت سے لوگ بنیادی تعلیم بھی حاصل نہیں کر پاتے۔ طلباء کو وظائف دینے کے ایک پروگرام کے ذریعہ ہائی سکول اور کالج کی سطح تک تعلیم حاصل کرنے کے لئے کتابیں اور یونیفارم مہیا کئے جارہے ہیں۔ نیز ان کی سکول کی فیسیں بھی ادا کی جارہی ہیں۔ یہ اسکیم نہایت کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ اور امید ہے کہ اس کی بدولت بہت سارے لوگوں کے لئے روشن مستقبل اور اچھی تعلیم کا خواب حقیقت کا روپ دھارے گا۔

فنی تعلیم کی سہولت

تنظیم کے تحت باقاعدہ ہنر سکھانے کے کئی منصوبوں پر بھی عمل ہو رہا ہے۔ تا کہ تربیت حاصل کر کے اپنے ہاتھ سے عزت نفس کے ساتھ روزی کمانے کی اہمیت اجاگر ہو۔ اس سلسلے میں اب تک پانچ ادارے قائم کئے جاچکے ہیں۔ جو کہ برکینا فاسو، سیرالیون اور گیمبیا میں ہیں۔ ان اداروں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کی بنیادی اور اعلیٰ تعلیم بھی دی جارہی ہے۔ جس کے لئے مختلف مضامین کے ماہرین برطانیہ سے بھجوائے جاتے ہیں۔ ان اداروں سے تعلیم حاصل کر کے اب تک کئی افراد باقاعدہ ملازمت حاصل کر چکے ہیں۔ خواتین کے لئے بھی ایک پروگرام ترتیب دیا گیا ہے۔ جس کے تحت ڈیزائننگ اور سلائی کڑھائی کا کام سکھایا جارہا ہے۔ اس پروگرام کے مطابق کامیاب ہونے والی خواتین کو سلائی مشین بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہے تا کہ وہ خود کام کر کے اپنے خاندان کا ہاتھ بٹا سکیں۔

امدادی سامان

1997ء سے افریقہ کے ضرورت مند علاقوں میں امدادی سامان بھجوانے کا کام باقاعدگی سے جاری ہے۔ گزشتہ چند سالوں کے دوران 500 ٹن سے زائد خوراک اور دیگر اشیائے ضروریہ مثلاً گھر بنانے اور تعمیر کا سامان وغیرہ ان علاقوں میں بھجوایا گیا ہے۔ اشیائے خورونوش میں چاول، آئل، نمک، چینی، لوبیا اور مچھلی کی مصنوعات شامل ہیں۔ نئے اور استعمال شدہ کپڑے اور جوتے جو کہ اچھی حالت میں ہوں بھی بھجوائے جاتے ہیں۔ سیرالیون، لائبیریا، تنزانیہ، بینن، ٹوگو، گنی بساؤ، برکینا فاسو اور گیمبیا میں ادویات اور دیگر میڈیکل آلات بھی فراہم کئے گئے ہیں۔

اطعام المسکین

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد حسنہ کے مطابق کہ بہترین صدقہ یہ ہے کہ کسی بھوکے کو کھانا کھلایا جائے، تنظیم نے ایک پروگرام ''Feed a family'' شروع کیا ہے۔ جس کے مطابق متوسط لوگوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ ایک مخصوص مدت کے لئے کسی ایک خاندان کی حسب توفیق امداد کا وعدہ کریں۔ 7 پاؤنڈ کے وعدہ کے ساتھ ایک خاندان کے لئے ایک ہفتہ اور 25 پاؤنڈ کے ساتھ ایک مہینے کے اخراجات بخوبی نمٹائے جاسکتے ہیں۔ اور اشیائے خورونوش مہیا کی جاسکتی ہیں۔

آنکھ کے موتیا کا علاج

اسی طرح ایک پروگرام ''Gift of Sight'' ہے۔ جس کے تحت ایسے علاقوں میں جہاں لوگ کثرت سے موتیا وغیرہ کی وجہ سے بینائی سے محروم ہو چکے ہیں کوالیفائیڈ آنکھ کے سرجن کو بھجوانا یا عارضی کلینک قائم کرنے کا کام ہو رہا ہے۔ تنظیم کی طرف سے ایسے لوگوں کے لئے جو آپریشن کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے مالی مدد بھی جاری ہے۔ ایک حالیہ تحقیق کے مطابق اس وقت دنیا میں دو کروڑ افراد موتیا کی وجہ سے آنکھ کی بینائی سے محروم ہیں۔ سیرالیون میں اب تک تنظیم کے تعاون سے تقریباً ایک ہزار افراد کا کامیابی کے ساتھ علاج کیا جاچکا ہے۔

انسانی ہمدردی کے منصوبے

برطانیہ میں بھی یہ تنظیم انسانی ہمدردی کے کئی منصوبوں پر کام کر رہی ہے۔ جن میں خاص طور پر بے گھر لوگوں کی امداد اور رواداری شامل ہیں۔ تنظیم کے تحت کام کرنے والے رضا کار سڑکوں پر پڑے بے گھر لوگوں کے لئے کبھی تو خرید کر اور کبھی خود پکا کر خوراک مستحقین تک پہنچاتے ہیں۔ کپڑوں کی فراہمی کے سلسلے میں بھی تعاون کیا جاتا ہے۔ نیز گھر بنانے کے لئے کام

کے سلسلے میں بھی تعاون کیا جاتا ہے۔ نیز گھر بنانے کے کام کے سلسلے میں بھی مدد دی جاتی ہے۔

"Humanity First" کو بنی نوع انسان کو درپیش شدید خطرناک بحرانوں کے وقت میں بھی خدمت کی توفیق ملی ہے۔ بہت ابتدائی وقت میں جن ملکوں میں خدمت کی توفیق ملی ان میں بوسنیا بھی شامل ہے۔ بوسنیا کے بحران کے دوران تقریباً چار سال تک نہایت ظالم اور توسیع پسند عزائم رکھنے والی حکومت نے لکھوکھہا لوگوں پر زندگی تنگ کر دی۔ تنظیم نے برطانیہ سے تین سوٹن سے زائد کی خوراک اور دیگر اشیائے ضروریہ جمع کیں اور بلاتفریق مذہب وملت متاثرہ لوگوں تک براہ راست پہنچائیں۔

ہمسایہ ممالک میں بھی جن میں سلووینیا، کروشیا اور ہنگری شامل ہیں امدادی سامان مہاجرین تک پہنچایا گیا۔ امدادی قافلوں کے توسط سے آپس میں بچھڑے ہوئے لوگوں کی ڈاک اور پارسل وغیرہ بھی ایک دوسرے تک پہنچائے گئے۔ سینکڑوں رضا کاروں نے نہایت مشکل اور خطرناک حالات میں دکھی انسانیت کی خدمت کی عظیم توفیق پائی۔

مہاجر کیمپوں میں خدمات

"Humanity First" کسووو کے مہاجرین کے کیمپوں تک امدادی سامان پہنچانے والی چند ایک اولین تنظیموں میں سے تھی۔ جونہی جنگ بند ہوئی تنظیم نے ان مہاجرین کو البانیہ کے پہاڑی علاقوں میں واقع کیمپوں سے واپس ان کے گھروں تک پہنچانے کے کام میں بھی معاونت کی۔ اقوام متحدہ کے ایک پروگرام کے تحت تنظیم کو تین ماہ تک بوڑھے لوگوں کے لئے امدادی پرگرام کو چلانے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ بے گھر لوگوں کو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑے کرنے اور دوسری جگہوں پر کاروبار زندگی شروع کرنے کے سلسلے میں بھی تنظیم نے نہایت احسن خدمات انجام دیں۔

زلزلوں کے متاثرین

1999ء کے دوران ترکی میں کئی ایک ہولناک زلزلے آئے۔ جرمنی اور برطانیہ سے رضا کار تنظیم کے پروگرام کے تحت ترکی گئے اور ایمر جنسی صورتحال میں امدادی کارروائیوں میں مدد دی۔ وہاں کی ایک مقامی یونیورسٹی کے طلبہ کے تعاون سے زلزلے سے سب سے زیادہ متاثرہ علاقے Adabazari میں ایک امدادی مرکز قائم کیا۔ دو ہفتہ تک امدادی سامان مسلسل فراہم کیا اور ہومیو پیتھک علاج کے لئے ایک میڈیکل کیمپ بھی قائم کیا گیا۔

جنوری 2001ء میں بھارت کے صوبہ گجرات میں بھارت کی تاریخ کا سب سے بڑا زلزلہ آیا جس میں 70 ہزار سے زائد افراد ہلاک ہوگئے۔ اور لاکھوں بے گھر ہوئے۔ "Humanity First" نے زلزلے کے مرکز "Bhuj" سے صرف 70 کلومیٹر کے فاصلے پر امدادی مرکز قائم کیا۔ امدادی کارروائیاں زیادہ تر دیہاتی علاقوں میں انجام دی گئیں۔ متاثرین کو خوراک، ادویات اور عارضی گھر بنانے میں مدد دی گئی۔ برطانیہ سے آئی ہوئی ایک تنظیم کے ممبران نے لوکل رضا کاروں کے ساتھ مل کر کام کیا۔ ایک کھلی جگہ پر کچن قائم کیا گیا اور تین ہفتوں کے دوران 18000 (اٹھارہ ہزار) لوگوں کو کھانا کھلایا گیا۔ 400 خاندانوں کو رہائش کے لئے ٹینٹ فراہم کئے گئے۔ جسمانی اور ذہنی طور پر بیمار لوگوں کی بحالی کے لئے ادویات بھی فراہم کی گئیں۔

2002ء میں جرمنی میں آنے والے سیلاب میں ہیومینٹی فرسٹ کے رضا کاروں نے غیر معمولی خدمات سرانجام دیں جس کا تذکرہ یہاں اخبارات میں بھی ہوا۔

بقیہ صفحہ 4

امیر جماعت ہائے ضلع سرگودھا سے انٹرویو کے چند حصے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے ایک اقتباس نے ماضی وحال کا ایک حسین امتزاج پیش کیا۔ اس دلچسپ فلم کے بعد جماعت احمدیہ گلاسگو، سکاٹ لینڈ سے آئے ہوئے مکرم منور احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام سے چند اشعار پیش کئے۔ آخر پر مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب وکیل الاشاعت ربوہ نے اپنا اختتامی خطاب کیا۔ اور دعا کروائی۔

(احمدیہ گزٹ کینیڈا جون 2002ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34708 میں حافظ سید سلیم احمد ولد سید افتخار احمد قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حافظ سید سلیم احمد ولد سید افتخار احمد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا طاہر احمد وصیت نمبر 27102 گواہ شد نمبر 2 تصور احمد وصیت نمبر 21135

مسل نمبر 34709 میں لئیق احمد عاطف ولد چوہدری سعید احمد صاحب مرحوم قوم جاٹ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد لئیق احمد عاطف ولد چوہدری سعید احمد صاحب مرحوم ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا طاہر احمد وصیت نمبر 27102 گواہ شد نمبر 2 تصور احمد وصیت نمبر 21135

مسل نمبر 34710 میں چوہدری عبدالمنان ولد چوہدری نواب دین صاحب مرحوم قوم دیو جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-10-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 6 ایکڑ واقع موضع سانگرہ ضلع قصور مالیتی -/600000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/18000 روپے سالانہ بصورت آمد از جائیداد بالا مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری عبدالمنان ولد چوہدری نواب دین صاحب مرحوم دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد ولد غلام محمد دارالصدر غربی ربوہ

مسل نمبر 34711 میں سید محمد صادق شاہ ولد سید عبدالرحیم شاہ قوم سید پیشہ تجارت عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- پلاٹ برقبہ 10 مرلے واقع دارالصدر غربی ربوہ مالیتی -/350000 روپے۔ 2- زرعی زمین واقع پھگلہ مانسہرہ رقبہ 12 کنال 15 مرلے مالیتی -/315000 روپے۔ 3- جنگل واقع پھگلہ مانسہرہ رقبہ 6 کنال 10 مرلے مالیتی -/50000 روپے۔ 4- جنگل واقع پھگلہ مانسہرہ رقبہ 6 کنال 10 مرلے مالیتی -/50000 روپے۔ 4- جنگل واقع دیولی جبڑ مانسہرہ رقبہ 150 کنال 1/6 حصہ مالیتی -/30000 روپے۔ 5- ترکہ والد محترم مکان رقبہ 1/2 کنال واقع پھگلہ مانسہرہ میں سے میرا حصہ مالیتی -/16000 روپے۔ 6- ترکہ والد محترم مکان رقبہ 10 مرلے واقع پھگلہ مانسہرہ میں سے میرا حصہ مالیتی -/6460 روپے۔ 7- ترکہ والد محترم زرعی زمین بمعہ جنگلات رقبہ 150 کنال واقع پھگلہ مانسہرہ میں میرا حصہ -/107700 روپے۔ 8- زرعی زمین بمعہ جنگلات رقبہ 42 کنال واقع بگل چار داخلی گڑھی حبیب اللہ مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سید محمد صادق شاہ ولد عبدالرحیم شاہ دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 عبدالستار بدر وصیت نمبر 20506

مسل نمبر 34712 میں نیر سلطانہ زوجہ سید محمد صادق شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت 1966ء ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 28-5-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- طلائی زیورات وزنی 60 گرام مالیتی -/34960 روپے۔ 2- حق مہر وصول شدہ

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم نعیم الرشید صاحب مربی وامیر ضلع رحیم یار خان کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 20 فروری 2003ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ پیدائش سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صرف بیٹے کا نام ہی عطا فرمایا یعنی ''مخلود رشید'' نومولود مکرم چوہدری عبدالمجید ڈوگر صاحب حال سویڈن ابن حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا پوتا اور مکرم چوہدری یعقوب احمد صاحب مغلپورہ لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی صحت وسلامتی' نیک' صالح' خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی

مکرم لطیف احمد مصطفیٰ صاحب کارکن روزنامہ الفضل ابن مکرم محمد شریف خالد صاحب ایڈووکیٹ دارالصدر غربی لطیف کی تقریب شادی مورخہ 22 دسمبر 2002 کو منعقد ہوئی۔ بارات چک سکندر گئی جہاں ان کا نکاح ہمراہ مکرمہ طاہرہ پروین صاحبہ بنت محمد شریف صاحب چک سکندر بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم عبدالحفیظ الرحمٰن راشد صاحب نے پڑھایا۔ اس کے بعد رخصتی کی دعا ہوئی۔ اگلے روز مکرم چوہدری محمد شریف خالد صاحب نے اپنی رہائش گاہ پر ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر مکرم ملک رفیق احمد صاحب نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان تعطیل

مورخہ 27 مارچ بروز جمعرات الفضل اخبار شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل نے مکرم احمد حبیب صاحب کو بطور نمائندہ الفضل ضلع خوشاب کے دورہ پر مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے بھیجا ہے۔

1۔ توسیع واشاعت الفضل
2۔ بقایا جات کی وصولی
3۔ ترغیب برائے اشتہارات

امراء، صدران، مربیان واحباب سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

فضل عمر ہسپتال کے فون نمبرز

احباب کیلئے اطلاعاً تحریر ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ سے رابطہ کرنے کیلئے درج ذیل فون نمبرز سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ 213970-211373

فون 213909 صرف بیگم زبیدہ بانی ونگ کیلئے مختص ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

آسامیاں خالی ہیں

پاکستان ریلوے لاہور ڈویژن میں FA/FSc اور میٹرک سیکنڈ ڈویژن پاس سٹیشن ماسٹر' ڈرائیور Skilled Fitter وائر مین فیٹر' ریفریجریٹر مکینک وغیرہ کی بہت سی آسامیوں کیلئے 31 مارچ سے پہلے پہلے متعلقہ درخواست فارم پر درخواستیں مانگی ہیں۔ تفصیل کیلئے 23 مارچ 2003ء کا اخبار The News ملاحظہ کرلیں۔ صرف لاہور ڈویژن کا ڈومیسائل رکھنے والے حضرات ہی درخواست دے سکتے ہیں۔ (نظارت صنعت وتجارت)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد احسن اجمل صاحب مربی سلسلہ چک جھمرہ لکھتے ہیں کہ مولوی علی احمد صاحب ولد حضرت صوفی علی محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود 12 مارچ 2003ء بعمر 88 سال وفات پا گئے۔ 13 مارچ کو مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک میں نماز عصر کے بعد آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم ملک منیر احمد صاحب صدر محلہ دارالفتوح نے دعا کروائی۔ انہوں نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چھ بیٹے مکرم لطیف احمد صاحب بھٹی کینیڈا' مکرم کریم احمد صاحب بھٹی امریکہ' شریف احمد صاحب بھٹی جرمنی' نصیر احمد صاحب بھٹی جرمنی' رفیق احمد بھٹی صاحب جرمنی' شفیق احمد صاحب بھٹی جرمنی اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں جگہ دے۔

درخواست دعا

مکرم عبدالمنان صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے وقف نو بیٹے ذیشان احمد نے پانچ سال ایک ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا دور مکمل کیا۔ مورخہ 2 فروری 2003ء کو آمین ہوئی۔ اس موقع پر مکرم میاں عبدالحی صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اسے قرآنی انوار سے متمتع کرے۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	26-مارچ	زوال آفتاب	12-14
بدھ	26-مارچ	غروب آفتاب	6-26
جمعرات	27-مارچ	طلوع فجر	4-40
جمعرات	27-مارچ	طلوع آفتاب	6-02

عراق کے خلاف لڑائی کو طول نہ دیا جائے
پاکستان نے کہا ہے کہ عراق میں حکومت کی تبدیلی صرف عراقی عوام کے ذریعے ہوسکتی ہے۔ عراق کے خلاف لڑائی کو طول نہ دیا جائے۔ لڑائی کے تمام فریق جنیوا کنونشن کی پاسداری کریں۔ عراق کے اندر شہری سہولیات اور آبادی کو نشانہ نہ بنایا جائے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے ہفتہ وار پریس بریفنگ کے دوران خیالات کا اظہار کیا۔ ترجمان نے بار بار پوچھے جانے کے باوجود یہی کہا کہ اس ''عداوت'' پر افسوس ہے۔ انہیں بتایا گیا کہ یہ محض عداوت نہیں بلکہ عراق کے خلاف یکطرفہ جنگ اور جارحیت ہے۔ تب ترجمان نے اس صورتحال کو ملٹری ایکشن قرار دیا۔

ممکن ہے اسامہ پاکستان میں روپوش ہو
صدر مملکت جنرل مشرف نے کہا ہے کہ القاعدہ تنظیم کے سربراہ اسامہ بن لادن افغانستان کی سرحد کے قریب پاکستانی قبائلی علاقے میں روپوش ہوسکتے ہیں۔ امریکی جریدے وال سٹریٹ میں چھپنے والے ایک انٹرویو میں صدر مشرف نے کہا کہ افغانستان میں امریکی افواج کی کارروائیوں اور چھاپوں سے بچنے کیلئے اسامہ بن لادن کا مایوسی کے عالم میں اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ پاکستانی سرحدی علاقوں میں روپوشی کا امکان ہے۔ چین کے دورہ کے دوران وزیراعظم جمالی نے کہا کہ اسامہ بن لادن پاکستان میں نہیں ہے۔

صوبہ پنجاب میں جیلوں کی اصلاح
وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی کی صدارت میں ایک اجلاس ہوا جس میں صوبے میں جیلوں کی اصلاح اور قیدیوں خصوصاً قیدی بچوں اور عورتوں کیلئے بہتر ماحول کی فراہمی اور معاشرے میں سزایافتہ افراد کی بحالی کیلئے متعدد اہم فیصلے کئے گئے۔ اجلاس میں وزیراعلیٰ کی ہدایت پر جیلوں سے متعلق معاملات میں اصلاح کیلئے صوبائی وزیر قانون کی سربراہی میں ایک جیل ریفارم کمیٹی بھی تشکیل دی گئی۔

25 ہندو ہلاک
مقبوضہ کشمیر میں سری نگر کے جنوبی قصبہ شوپیاں کے گاؤں نادی مرگ میں فوجی وردی میں ملبوس افراد نے 25 ہندو پنڈتوں کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ حملہ آور جو فوجی وردیوں میں ملبوس تھے پولیس اہلکاروں کو غیر مسلح کر کے نادی مرگ میں داخل ہو کر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ مقبوضہ کشمیر اسمبلی میں واقعہ کے خلاف زبردست ہنگامہ ہوا۔ حکومت پاکستان نے واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ فوجی یونیفارم میں ملبوس افراد کی کارروائی دہشت گردی کی بدترین مثال ہے۔

شارجہ کپ کا انعقاد مشکوک ہوگیا
خلیج کی جنگ کے پیش نظر یکم اپریل سے شروع ہونے والے شارجہ کرکٹ ٹورنامنٹ میں ساؤتھ افریقہ نے شرکت سے انکار کر دیا ہے۔ اس سے ٹورنامنٹ کا انعقاد مشکوک ہوگیا ہے۔ اس ٹورنامنٹ میں ساؤتھ افریقہ کے علاوہ سری لنکا اور پاکستان نے شامل ہونا تھا۔

سلامتی کونسل جنگ بند کرائے
بیجنگ میں پاکستان اور چین کے وزراء اعظم کے درمیان بات چیت کے بعد جاری کئے گئے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ عراق کے خلاف فوجی ایکشن پر تشویش ہے۔ سلامتی کونسل جنگ بند کرائے۔ پاکستان اور چین کے وزراء اعظم نے جنوبی ایشیا کی صورتحال خصوصاً افغانستان پر تبادلہ خیال کیا۔ دونوں ممالک کے درمیان براہ راست تعاون پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔

زہریلی گیس کے بم
اتحادی فوج کے ترجمان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اگر اتحادی فوجیں آسانی سے عراق پر قبضہ کرنے میں ناکام رہیں تو زہریلی گیس B61 کے بم استعمال کرسکتے ہیں۔

نرسری کی سہولیات

گلشن احمد نرسری ربوہ میں خوبصورت پھولوں کی موسمی پنیریاں دستیاب ہیں خوبصورت ڈیزائنوں میں فینسی گملے، دیواروں پر لٹکانے والی ٹوکریاں (ہینگر) اور مٹی کے بنے ہوئے واٹر کولر دستیاب ہیں موسم بہار میں اپنے گھروں کے اندر اور باہر سرسبزی وشادابی کو بڑھائیں، پھل دار، پھول دار، سایہ دار پودے اور گھاس لگوانے، اس کی کٹائی نیز پودوں کو سپرے کروانے کے لئے رابطہ فرمائیں۔

(رابطہ فون نمبر 213306-215206)

بقیہ صفحہ 6

-/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نیر سلطانہ زوجہ سید محمد صادق شاہ دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مسعود احمد پاشا وصیت نمبر 27858 گواہ شد نمبر 2 عبدالستار ولد بدرالدین صاحب مرحوم دارالصدر غربی ربوہ

عراق پر حملے کی خبریں

اتحادی افواج نے عراقی شہر کربلا پر شدید حملہ کیا ہے جس سے متعدد عمارتوں کو نقصان پہنچا' بغداد اور موصل پر زبردست بمباری جاری رہی جبکہ ناصریہ میں گوریلا جنگ ہو رہی ہے۔ عراق کے اندر امریکی اور اتحادی فوجیوں نے 16 برطانوی فوجیوں کو عراقی سمجھ کر مار ڈالا۔ امریکی اور برطانوی طیاروں نے بغداد اور موصل شہر پر شدید بمباری کی' بغداد میں شدید ترین بمباری سے شہر کے مختلف علاقوں میں آگ لگ گئی اور گہرے دھوئیں کے بادل چھا گئے۔ اتحادی فوجیں اس وقت بغداد سے 160 کلومیٹر دور نجف کے جنوبی علاقے میں ہیں جہاں انہیں ری پبلکن گارڈز کی طرف سے سخت مزاحمت کا سامنا ہے۔ عراقی ٹینک اور مشین گنوں سے زبردست فائرنگ کے باعث اتحادیوں کی پیش رفت رک گئی ہے۔ اتحادی ٹینک بصرہ کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں مگر اس پر اتحادیوں کا ابھی قبضہ نہیں ہوا نجف اور کربلا میں لڑائی کے دوران 40 برطانوی فوجی مارے گئے۔ امریکی فوجی ترجمان نے کہا کہ ام قصر میں شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ ناصریہ میں لڑائی کے دوران 10 امریکی میرین ہلاک ہو گئے جبکہ 12 لاپتہ ہو گئے۔

عراق کے صدر صدام حسین نے ٹیلی ویژن پر خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عوام انسانیت کے دشمن امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ فتح حق کی ہوگی۔ دشمن عراق میں پھنس چکا ہے اسے اتنا ماریں کہ یاد رکھے۔ دشمن سمجھتا تھا کہ جنگ محدود ہوگی لیکن ہم جنگ کو طویل تر بنا کر دشمن کو نیست و نابود کر دیں گے۔ دشمن کے عراق پر حملے کے مقاصد کچھ اور ہیں جس کے پیچھے صیہونیت کارفرما ہے مگر دشمن یاد رکھے کہ وہ کبھی اپنے عزائم میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ فیصلے کا دن آ گیا ہے عراقی فوج اور عوام متحد ہو کر جہاد کریں۔ فتح ہماری ہوگی۔ عراقی ٹیلی ویژن پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے عراق کے صدر صدام حسین نے کہا کہ دشمن عراق کی مقدس سرزمین پر اتر چکا ہے آپ اس سرزمین کو دشمن کیلئے دلدل بنا دیں۔ اور اسے ایسا سبق سکھائیں کہ وہ دوبارہ اس مقدس سرزمین پر قدم رکھنے کی جرأت نہ کرے۔

امریکی فوج نے کہا ہے کہ ناصریہ میں اس کے دس فوجی ہلاک ہوئے لیکن امریکی میڈیکل کور کے ایک افسر نے بتایا کہ مرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ امریکی ہیلی کاپٹر رات بھر اس علاقے میں لاشوں اور زخمیوں کو ڈھونڈتے رہے۔ اس نے بتایا کہ چھپ کر حملہ کرنے والے عراقی بہت بڑا مسئلہ ہیں۔ ادھر عراقی فوج نے دشمن کے مزید 2 ہیلی کاپٹر مار گرائے اور پائلٹوں کو حراست میں لے لیا۔

With New Digital Technology

UNIVERSAL VOLTAGE STABLIZERS

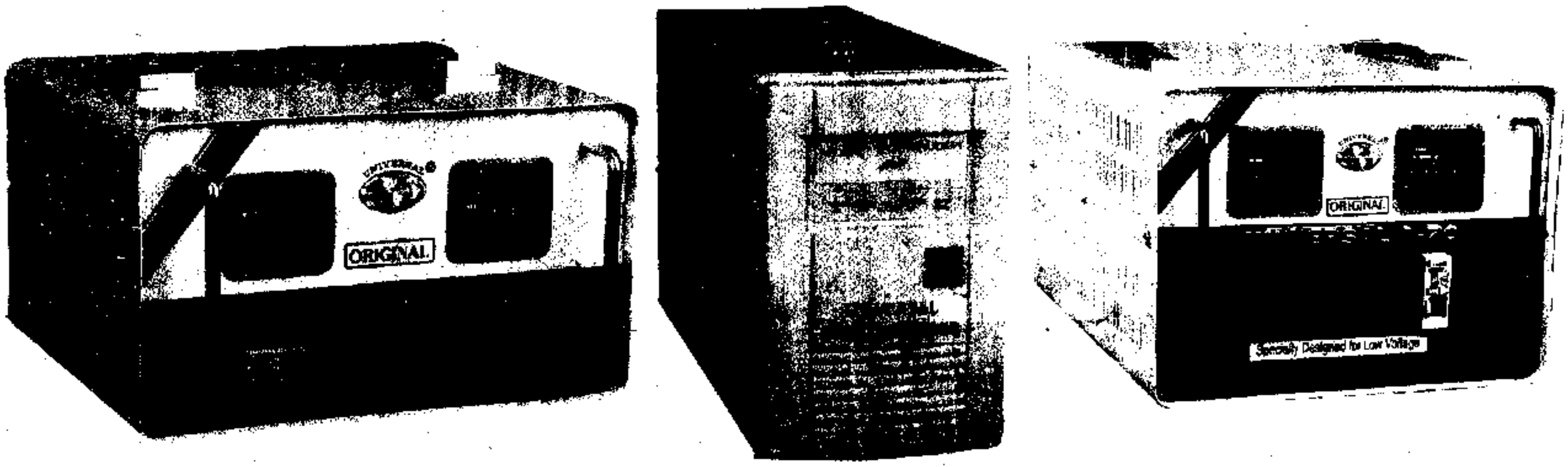

UNIVERSAL® TRADEMARK

Voltage Stabilizers/regulators for fridge, freezer computer, fax, dish anteena, photocopy machine air conditioned.

DC/AC Invertor UPS, 300W, 500W, 650W, 1000W

® Regd:77396,113314 © Copy Right:4851,4938,5562,5563,5046 Ⓓ Design Regd:6439

Dealer: Hassan Traders Opposite Blood Bank Rabwah

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
★ ریلوے روڈ فون۔ 214750
★ اقصیٰ روڈ فون۔ 212515
SHARIF JEWELLERS

احمد کیٹرنگ اینڈ ٹینٹ سروس
خوشی کے مواقع پر مناسب ریٹ کے ساتھ نئی ورائٹی دستیاب ہے۔
غمی کے موقع پر پہلے دن کے سامان کی چارجنگ (فری)
172-173 بنک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 5832655 موبائل: 0303-7558315